سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

شرک اکبراور شرک اصغر

علماء نے شرک کو دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ شرک اکبر اور شرک اصغر۔

شرک اکبر اصل شرک ہے جو کہ آدمی کے دائرہ اسلام سے خارج ہو جانے کا موجب ہے اور جہنم میں خلود (ہیشگی) کا باعث۔

لیکن شرک اصغر کی کئی صورتوں میں ہم انجانے میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے

1۔ اقوال اور عبارات میں شرک اصغر

2۔ افعال اور رویوں میں شرک اصغر

3۔ قلبی اعمال میں شرک اصغر

شرک اصغر اور شرک خفی:

یہ دونوں لفظ احادیث میں استعمال ہوئے ہیں۔ کیا یہ دو الگ الگ اشیاء ہیں یا ایک ہی حقیقت کیلئے دو الگ الگ تعبیریں ہیں؟ جہاں تک حدیث کا معاملہ ہے، تو اس میں یہ دونوں لفظ ایک ہی عمل یعنی ریاء کے ضمن میں بولے گئے ہیں

شرک اصغر کی صورتیں درج ذیل ہیں

1۔ اقوال اور عبارات میں شرک اصغر:

الفاظ یا تعبیرات کے اندر شرک اصغر کس طرح پایا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث کا تعلق خاص شرک اصغر سے نہیں، شرک اکبر سے بھی ہو سکتا ہے اور عام گناہ کی باتوں سے بھی مگر اقوال اور روزمرہ عبارتوں کے اندر آ جانے والے شرک اصغر سے بھی اس کو ایک خاص نسبت ہے

ابو ھریرۃ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی ایک لفظ بول دیتا ہے اور اس کو خیال تک نہیں ہوتا کہ وہ (لفظ یا عبارت) اس نوبت کو جا پہنچے گی، مگر وہ اس کے باعث جہنم کے اندر ستر سال (کی اترائی) میں جا گرتا ہے (رواہ احمد)

© copy rights reserved

قول: ما شاءالله و شئت" جو خدا چاہے اور جو تم چاہو

عن ابن عباسؓ، ان رجلا قال یا رسول الله ما شاءالله و شئت ۔ فقال جعلتنی لله عدلا، بل ما شاءالله وحده (رواه احمد)

ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔ آپ نے فرمایا: "تم نے مجھے اللہ کا ہم پلہ بنادیا!؟؟ بس جو اللہ وحدہ لا شریک چاہے

2۔افعال اور رویوں میں شرک اصغر:

شگون لینا:

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بدشگونی شرک ہے۔ ہم میں کوئی ہی اس سے بچا ہوگا۔ لیکن توکل کرنے سے اللہ تعالیٰ اسے دور کردیتا ہے

بدشگونی کو امام ابن تیمیہؒ اس طرح بیان کرتے ہیں: بدشگونی (طیرۃ) یہ ہے کہ خدا پر بھروسہ کرکے آدمی کوئی کام شروع کرے یا اس کا عزم کرے۔ مگر کسی سے کوئی بری بات سنے مثلاً کوئی کہے: "بیل منڈھے چڑھنے کی نہیں" یا یہ کہ "سرخروئی نہ ہوگی" یا اسی طرح (کوئی کالی زبان بولے) تو یہ اس سے بدشگون لے بیٹھے اور اپنے ارادہ سے دستبردار ہوجائے۔ یہ ہے بدشگونی جو کہ حرام ہے"

(فتاوی ابن تیمیہؒ ج23 ص67)

بدشگونی کو عربی میں طیرۃ اس وجہ سے کہا گیا کہ لوگ مختلف پرندوں کو دیکھ کر شگون لیتے تھے مثلاً سفر کے آغاز میں کوّے کو دیکھ کر بدشگونی کا شکار ہوجاتے تھے یا رات کو الو دیکھنا نحوست سمجھتے تھے۔

دفع بلا کیلئے کڑا یا دھاگہ باندھنا:

عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے بازو میں پیتل کا ایک کڑا تھا۔ آپ نے فرمایا: "یہ کیا ہے؟" اس نے عرض کی: یہ ایک قسم کی بیماری سے ہے۔ فرمایا: "اس کو اتار دو۔ یہ تجھ کو کچھ بڑھا کردے گی تو تمہاری بیماری کو ہی بڑھائے گی۔ تم اگر مرجاؤ اور یہ تمہارے (بازو) میں رہا تو تم ہرگز فلاح نہ پاؤ گے

© copy rights reserved

3۔ قلبی اعمال میں شرک اصغر:

دل کے ارادوں میں اللہ وحدہ لا شریک کے ساتھ کسی اور کی شرکت ہو جانا اس بات سے خبر دار رہنا توحید کا ایک بڑا موضوع ہے۔

قلب سلیم وہ ہے جو شرک اکبر سے ہی نہیں شرک اصغر سے بھی پاک رہنے کیلئے کوشاں ہو۔

امام ابن القیمؒ کہتے ہیں:

جہاں تک ارادوں اور نیتوں میں پائے جانے والے شرک کا تعلق ہے تو یہ ایک بحر ناپیدا کنار ہے۔ کم ہی کوئی اس سے بچ پایا ہو گا۔" پس جس شخص کا مقصود خدا کا چہرہ پانے اور اس کی قربت چاہنے کے سوا کچھ ہوا، جس نے خدا کے سوا کسی سے بدلہ پانے کی طلب کی وہ نیت وارادہ کے شرک میں واقع ہوا۔ اخلاص یہ ہے کہ انسان اپنے اقوال، اپنے افعال، اپنے ارادے اور اپنی نیت کو اللہ کیلئے خالص کر لے۔ یہ ہے حنیفیت۔ ملت ابراہیمؑ"(الجواب الکافی:159)

یہاں بعض قلبی افعال، جو کہ عموماً شرک اصغر کے ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں، کا کچھ بیان کیا جاتا ہے۔

خودپسندی:

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے کسی شخص کو کوئی خوبی عطا فرمائی۔ اور وہ اس کو اللہ کی عطا یا دین سمجھ کر اللہ کا مزید عاجز بننے کی بجائے اس کو اپنا کمال جان کر تکبر میں مبتلا ہو گیا۔ علماء نے اس کو بھی شرک خفی میں شمار کیا ہے۔

دنیا کا بندہ ہونا:

روپے پیسے اور دولت کا پجاری ہونا شرک میں شمار کیا گیا ہے۔ اسی لئے ایسے آدمی کو رسول اللہ ﷺ نے

وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: "تعس عبد الدينار والدرهم والقطيفة والخميصة؛ إن أعطى رضي؛ وإن لم يعط لم يرض" ((رواه البخاري)).

عبد الدرہم عبد الدینار اور عبد القطیفہ کہا ہے۔ یعنی روپے پیسے کا پجاری اور اعلیٰ پوشاک کا بندگی گذار۔

 © copy rights reserved

دنیا کی طلب بری نہیں بشرطیکہ خدا کی طلب کے تابع رہے۔ارب پتی ہونا حرج کی بات نہیں۔ صحابہؓ میں بڑے بڑے دولت مند ہوئے۔ آدمی دنیا کا مالک ہو، کچھ حرج نہیں۔ مگر دنیا آدمی کی مالک ہو اور آدمی دنیا کا اسیر ،اس کی مومن کو اجازت نہیں۔ دنیا ہاتھ میں رہے بے شک رہے البتہ دل میں بسے، یہ بات رب العالمین کے مقام کے ساتھ متصادم ہے۔

توکل میں شرک اصغر:

فوق الفطرت اسباب کے معاملے میں کسی مخلوق پر سہارا کرنا تو شرک اکبر ہے۔البتہ اسباب ظاہر کے معاملہ میں کسی مخلوق پر سہارا کرنا شرک اصغر۔ اسباب ظاہرہ جن کو خدا نے کچھ خاص نتائج کے حصول کا عمومی ذریعہ بنایا ہے

اسباب ظاہرہ کی چند مثالیں: ڈاکٹر، دوائی، علاج، ملازمت، کھیت، کاروبار، روپیہ، روزی کے عوامل، طبعی قوانین وغیرہ۔

ابو سعید خدری سے مرفوعاً روایت ہے

یہ بات ضُعفِ یقین میں آتی ہے کہ تم خدا کو ناراض کرکے لوگوں کی رضا چاہو، اور یہ کہ رزق خدا سے پاؤ تو اس پر تعریف انسانوں کی کرو، اور یہ کہ خدا نے ہی تم کو جو چیز نہیں دی اس پر تم لوگوں کو مذموم ٹھہراؤ۔ خدا کا رزق نہ کسی حریص کے حرص لئے آتا ہے اور نہ کسی بدخواہ کے بدخواہی کئے رکتا ہے

ریاکاری:

شرک اصغر کی ایک اور صورت ریا یعنی دکھاوا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے

رَسُولَ اللَّهِ – صلى الله عليه وسلم – { إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمَ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ: الرِّيَاءُ } أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ.

میں تم پر سب زیادہ شرک اصغر سے خوف کھاتا ہوں۔

صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ریا

ریا دراصل اخلاص کی ضد ہے۔ اخلاص سے مراد اپنا ہر عمل اللہ کے لیے خالص کرنا ہے

© copy rights reserved

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الأَصْغَرُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الشِّرْكُ الأَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ تُجَازَى الْعِبَادُ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ بِأَعْمَالِكُمْ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ "شرک اصغر" کا خوف ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم شرک اصغر سے کیا مراد ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریاکاری اللہ تعالیٰ قیامت کے ریاکاروں سے فرمائے گا" جبکہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا" کہ جنہیں دکھانے کے لئے دنیا میں تم اعمال کرتے تھے ان کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا ان کے پاس اس کا کوئی بدلہ ہے؟۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ـ صلى الله عليه وسلم ـ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ " أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ " . قَالَ قُلْنَا بَلَى . فَقَالَ " الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلاَتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ " .

ابن ماجہ ابو سعید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا

رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپس میں دجال کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ معاملہ نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لیے دجال سے زیادہ خطرناک ہے۔؟

ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ

آپ ﷺ نے فرمایا شرک خفی یعنی ایک آدمی نماز پڑھتا ہے اور وہ کسی شخص کی نظروں میں آنے کے لیے اپنی نماز کو خوبصورت بناتا ہے۔اور احمد محمود بن لبید سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا

میں تم پر سب سے زیادہ شرک اصغر یعنی ریا سے خوف کھاتا ہوں

ہم سب کو اپنا جائزہ لینا چاہیے کہیں لاشعوری طور پر ہم اس شرک کے مرتکب تو نہیں ہو رہے

© copy rights reserved

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے سب سے زیادہ ڈر تمہارے جس چیز (میں پڑ جانے) کا ہے وہ ہے شرک اصغر“ صحابہؓ نے عرض کی: شرک اصغر کیا ہے اے اللہ کے رسول؟ فرمایا: ”ریا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جب لوگوں کو انکے اعمال کا بدلہ دے رہا ہو گا تو فرمائے گا: جاؤ ان لوگوں کے پاس جن کو تم (اپنا عمل) دکھایا کرتے تھے اور دیکھو ان کے ہاں تمہارے لئے کوئی بدلہ ہے یا نہیں۔“

غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا:

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ترمذی اور ابوداؤد روایت کرتے ہیں۔ حاکم اور ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے عمران رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے حوالے سے فرماتے ہیں

جو شخص غیر اللہ کے نام پر قسم کھائے تو یقیناً اس نے کفر کیا یا شرک کیا

﴿ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ (2:22)

سلف کے ہاں 'نِدّ' اور 'انداد' وغیرہ ایسے الفاظ بسا اوقات شرک اصغر کے باب میں بھی استعمال ہوتے رہے ہیں اور وہ اس لئے کہ شرک اصغر اور شرک خفی کی سنگینی ذہنوں کے اندر واضح رہے اور تا کہ لوگ شرک اصغر کی حد پھلانگ کر شرک اکبر میں پیر رکھنے سے خبر دار رہیں۔

یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات شرک اصغر کیلئے مطلق شرک کا لفظ بولنا اور آدمی کو ایمان کی فکر لاحق کروا دینا اصلاح اور نصیحت اور تنبیہ کے باب میں بے حد مفید رہتا ہے اور احادیث میں سلف کے کلام کے اندر یہ اسلوب ہمیں باقاعدہ نظر آتا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید کی آیت (”فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ“) پس تم جانتے بوجھتے ہوئے اللہ کے ہمسر نہ ٹھہراؤ“ کی تفسیر میں امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے آیت ”فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ“ کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا:

انداد (ہم سر) ٹھہرانا وہ شرک (بھی) ہے جو کہ سیاہ چٹان پر رات کے اندھیرے میں چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔

اور وہ یہ کہ جیسے تم کہو: خدا کی قسم اور اے فلاں تمہاری زندگی (یا تمہارے سر) کی قسم اور میری زندگی (یا میرے سر) کی قسم۔ یا مثلاً یہ کہو: اس شخص کی کتیا نہ ہوتی تو رات ہمارے گھر تو چور آ ہی گئے ہوتے۔ (یا یہ کہ) گھر میں بطخیں نہ ہوتیں تو چور ہمارے ہاں اپنا کام کر گئے ہوتے۔

یا آدمی کا اپنے کسی دوست کو کہنا: جو خدا چاہے اور جو تم چاہو۔ یا آدمی کا یہ کہنا: اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتے (تو یہ اور وہ ہو جاتا) ایسے کسی فلاں کو ہرگز بیچ میں نہ ڈالو۔ یہ سب اس آدمی میں حق ہیں شرک ہوگا''

(اسی طرح) حدیث میں آتا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں تو آپ نے اس سے فرمایا: کیا ''تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کا (ندّ) ہم سر بنا دیا؟

: چنانچہ اسی آیت فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کے ضمن میں امام محمد بن عبدالوہابؒ (فیہ مسائل) کے تحت لکھتے ہیں

دوسرا مسئلہ یہ کہ: صحابہ کرامؓ شرک اکبر کے ضمن میں نازل ہونے والی آیت کی تفسیر اس طرح کر لیا کرتے تھے کہ شرک اصغر بھی اس میں شامل ہونے سے نہ رہ جائے۔' (دیکھیے کتاب التوحید باب ۰۴)

© copy rights reserved